ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۴ ۱۲

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	۸ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۶۵

203
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے کامل جلال کے ظہور کا وقت آگیا

"میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے۔ اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔ اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائیگا۔ جو اس نے کبھی دکھائے نہیں۔ گویا خدا زمین پر خود اتر آئیگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے یوم یأتی ربک فی ظُلل من الغمام یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئیگا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا۔ اور اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ کفر اور شرک نے بہت غلبہ کیا۔ اور وہ خاموش رہا۔ اور ایک مخفی خزانہ کی طرح ہو گیا۔ اب چونکہ شرک اور انسان پرستی کا غلبہ کمال تک پہونچ گیا۔ اور اسلام اس کے پاؤں کے نیچے کچلا گیا۔ اس لئے خدا فرماتا ہے۔ کہ میں زمین پر نازل ہونگا۔ اور وہ قہری نشان دکھلاؤنگا کہ جب سے نسلِ آدم پیدا ہوئی ہے کبھی نہیں دکھلائے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ر نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج شہنشاہ معظم کی خواہش کے مطابق جماعت احمدیہ نے جنگ عظیم کی صلح کی یاد میں ۱۱ بجے دن کے اپنی اپنی جگہ دو منٹ کاروبار ترک کرکے دعا کی۔ کہ خدا تعالےٰ دنیا میں امن و امان قائم رکھے۔ گیارہ بجے کی اطلاع سابقہ اعلان کے مطابق منارۃ المسیح پر سے گھنٹی بجا کر دی گئی۔

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب کی درخواست منظور فرماتے ہوئے روزہ ان کے مکان پر افطار کیا اور دعا فرمائی اس موقعہ پر بعض اور اصحاب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ افطاری کے بعد حضور نے مغرب کی نماز مسجد محلہ دارالرحمت میں پڑھائی۔ اور پھر اہلِ محلہ کے بہت سے مجتمع اصحاب میں سے ہر چھوٹے بڑے کو معانقہ کا شرف بخشا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب
کا
دہلی میں شاندار استقبال

نیو دہلی ۱۰ر نومبر (بذریعہ ڈاک) آج ۷ بجکر ۲۴ منٹ شام کو آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب بذریعہ بوٹ میل (سپیشل ٹرین) بمبئی سے دہلی تشریف لائے۔ نئی دہلی اور دہلی میں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ نئی دہلی کے سٹیشن پر آنریبل سر این۔ این سرکار لا ممبر اور آنریبل سر جگدیش پرشاد ممبر تعلیم سر گتھری رسل چیف کمشنر ریلوے۔ سر جیمز ویٹیتھلے چیف کنٹرولر آف سٹورز آنریبل مسٹر ایچ۔ ڈو۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ سیکرٹری کامرس۔ مسٹر ای۔ جی کلو آئی۔ سی۔ ایس لیبر سیکرٹری مسٹر اے بربر چیف انجنیئرز دہلی۔ مسٹر ایم۔ ایس۔ اے حیدری۔ آئی۔ سی۔ ایس سیکرٹری تعلیم۔ ڈاکٹر رحمٰن سیکرٹری انڈین میڈیکل کونسل موجود تھے۔ اور دہلی کے سٹیشن پر مندرجہ ذیل احباب موجود تھے۔

سر کیپٹن شیر محمد خان صاحب۔ مسٹر ایم سلیڈ آئی۔ سی۔ ایس۔ مسٹر آر کے ہنر آئی سی۔ ایس۔ مسٹر سی ایم کبر آئی۔ سی۔ ایس۔ مسٹر جہادیوا آنیر آئی۔ سی۔ ایس۔ سر یامین خان خان بہادر محمد سلیمان۔ خان بہادر راجہ اکبر علی۔ سردار بہادر تیجا سنگھ۔ ایچ اے ملک آئی۔ سی۔ ایس۔ سردار صاحب سندر سنگھ۔ لالہ ہریش چندرا۔ سردار بہادر سوبھا سنگھ رائے بہادر لچھمن داس۔ شیخ اعجاز احمد سینئر جج۔ خان بہادر عبد الغفور خان۔ خواجہ حسن نظامی صاحب۔ رائے صاحب چنتا منی۔ رائے صاحب درگا داس وغیرہ وغیرہ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ دہلی و شملہ کے سب احباب بھی حاضر تھے۔ نیز محکمہ ریلوے کامرس انڈسٹریز اور پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے اکثر آفیسر اور اہلکار سینکڑوں کی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ جونہی ٹرین پہونچی ہجوم آپ کے سیلون کی طرف روانہ ہوا۔ اور سب اصحاب ایک صف میں کھڑے ہو گئے۔ پھر ہر ایک نے مصافحہ کیا۔ اور کئی ایک نے سر موصوف کے گلے میں پھولوں اور زر دوزی کے ہار ڈالے ہار کئی مرتبہ آنکھوں تک آجانے کی وجہ سے اتارنے پڑتے۔ اور پھر اسی طرح ان کا منہ ڈھک جاتا۔ سر موصوف ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملے۔ اور سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی مصافحہ کیا۔ اس کے بعد جب روانہ ہوئے تو تمام ہجوم آپ کے ساتھ روانہ ہوا۔ اور سٹیشن سپرنٹنڈنٹ اور ریلوے سٹاف کو ٹکٹ اور پلیٹ فارم ٹکٹ وصول کرنے مشکل ہو گئے۔ انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ سب لوگ اپنے ٹکٹ اپنے پاؤں میں پھینک کر چلے جائیں۔ سٹیشن سے باہر نکل کر سر موصوف اپنی کار میں تشریف لے گئے۔ لیکن اس وقت تک دوست آ رہے تھے۔ کیونکہ عام طور پر خیال تھا کہ آپ فرنٹیر میل میں تشریف لائیں گے۔ جو کہ تقریباً ایک گھنٹہ بعد آتی ہے۔ کار میں بھی دوست مصافحہ کرتے اور ہار ڈالتے رہے۔ آخر کار اللہ اکبر کے نعروں میں روانہ ہو گئی۔ آپ کے استقبال کے لئے یورپین۔ ہندو۔ عیسائی۔ مسلمان سکھ۔ غرضکہ ہر طبقہ اور ہر مذہب کے لوگ آئے ہوئے تھے۔

خاکسار۔ غلام حسین سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

اعلان نکاح

۸ر نومبر بعد نماز عصر صادقہ بیگم صاحبہ بنت حکیم غلام محمد صاحب مرحوم امرتسری کا نکاح عبد اللطیف صاحب پروفیسر ایگریکلچرل کالج لائلپور کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس

دعاؤں کا مہینہ ہے دعا کیجئے دعا کیجئے

از جناب خانصاحب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری

افضال خدا لیکر پھر ماہ صیام آیا
اے احمدیو اٹھو لگ جاؤ دعاؤں میں
یہ دن ہیں دعاؤں کے راتیں ہیں دعاؤں کی
اللہ سے یہ مانگو دنیا کو ہدایت دے
ہو دور زمانہ سے یہ دور جہالت کا
مٹ جائیں زمانہ سے یہ شرک کے سب پھندے
وہ دل نہ رہیں جنمیں شیطان پرستی ہو
اللہ کے پیاروں سے دنیا کو محبت ہو
ہو اسکی دعاؤں سے دنیا کو اماں حاصل
اس دور خلافت میں یہ وقت بھی آپہنچے
احمد کی نبوت سے ہر سینہ ہو نورانی

خوش بخت وہ انسان ہے جسنے رمضاں پایا
دور امن کا ہو پیدا دنیا کی فضاؤں میں
تم بیخ کنی کر دو ظلموں کی جفاؤں کی
انسان کو انساں کا پھر درد محبت دے
دنیا پہ مسلط ہو پھر نور سعادت کا
جو کفر کے بندے ہیں اللہ کے ہوں بندے
جو بستی ہو دنیا میں ایمان کی بستی ہو
ہو فضل عمر ہادی اور اسکی خلافت ہو
ہو اسکی اطاعت سے ایمان ہر اک کامل
ہر گوشۂ عالم میں پیغام خدا پہنچے
غربی ہو کہ شرقی ہو چینی ہو کہ جاپانی

توحید تیری یارب دنیا میں فروزاں ہو
یہ جتنے مبلغ ہیں تو ان کا نگہباں ہو

احباب کو ایک نہایت ضروری اطلاع

جیسا کہ پہلے اعلان کر دیا گیا تھا۔ جن خریداروں کا چندہ ۱۶ر اکتوبر لغائت ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام وی۔ پی ۹ نومبر کو ڈاک خانہ میں دے دیئے گئے ہیں۔ مگر تا حال بعض احباب کی طرف سے وی۔ پی روک دینے کے لئے اطلاعات آ رہی ہیں۔ ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اطلاع دیر سے آنے کی وجہ سے ہم تعمیل ارشاد سے قاصر ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر اب وی۔ پی ضرور وصول کر لیں۔ اس وقت الفضل کی مالی حالت ایسی ہے۔ کہ وی۔ پی واپس کر کے اسے زیر بار کرنا سخت نقصان دہ ہے۔ (مینیجر)

کیا تخفیف اسلحہ یا ترک اسلحہ سے امن قائم ہو سکتا ہے

قادیان ۱۱ر نومبر آج بعد نماز عشاء پونے آٹھ بجے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں زیر صدارت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے جموں مقامی درسگاہوں کے طلباء اور دوسرے نوجوانوں کے مابین اس موضوع پر دلچسپ مناظرہ ہوا۔ کہ دنیا میں ترک اسلحہ یا تخفیف اسلحہ سے امن قائم ہو سکتا ہے۔ یا نہیں۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ ملک مولا بخش صاحب اور بابو اکبر علی صاحب جج تھے۔ فریقین کے دلائل سننے کے بعد ججز نے اس فریق کو کامیاب قرار دیا جس کا یہ دعوی تھا۔ کہ ترک اسلحہ سے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قیام امن کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۶ھ

بانیٔ جماعت احمدیہ (علیہ السلام) کی ہتک کرنیوالے مجرم کی بے جا حمایت

(۲) ناکافی سزا

اخبار "پرتاپ" نے پنڈت شانتی پرکاش مجرم کی بدکلامی کو جوابی قرار دینے کے لئے یہ غلط بیانی تو کی ہی تھی۔ کہ "قادیانی آریوں کو چیلنج بھی دے چکے تھے۔ کہ "پنڈت لیکھرام کی موت کے متعلق مرزا غلام احمد کی پیشگوئی پر مناظرہ کر لو" لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی جہالت کا ثبوت بھی ان الفاظ میں پیش کر دیا۔ کہ احمدیوں کے چیلنج دینے کی وجہ سے پنڈت شانتی پرکاش نے "مرزا صاحب کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی یہ ہے۔ کہ جب وہ دنیا کی قسمت لکھ چکے۔ تو خداوند تعالے نے اس پر سرخ سیاہی سے اپنے دستخط کر دیئے۔" حالانکہ کوئی معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی اس واقعہ کو جس کا "پرتاپ" نے ذکر کیا ہے پیشگوئی قرار نہیں دے سکتا۔ اور نہ "مرزا صاحب کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر لیکچر دینے والا اسے اپنے موضوع میں شامل کر سکتا ہے۔ یہ ایک کشف ہے جس میں ایک خارق عادت معجزہ ظاہر ہوا اگر شانتی پرکاش کا لیکچر "حضرت مرزا صاحب کے معجزات" پر ہوتا۔ تو پھر وہ اس پر گفتگو کر سکتا تھا لیکن اس کے مد نظر تو محض جماعت احمدیہ کی دلآزاری تھی۔ جس کے لئے اس نے اپنی بداخلاقی اور بدتہذیبی کا پورا پورا مظاہرہ کیا۔

پھر "پرتاپ" نے یہ لکھا ہے کہ "الفضل" نے دوسرے دن اس تقریر کے خلاف لکھتے ہوئے پنڈت شانتی پرکاش کے قابل شرم الفاظ کی ایک خود ساختہ تاویل پیش کی۔ جسے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے درست تسلیم کر کے سزا دے دی۔" یہ تو درست ہے کہ الفضل نے دوسرے ہی دن "ایک آریہ کی نہائت ہی اشتعال انگیز فحش کلامی" کے عنوان سے مضمون لکھا۔ جس میں شانتی پرکاش کی بیہودہ سرائی کے متعلق حکومت سے قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ کہ "الفضل" نے شانتی پرکاش کے الفاظ یا اس کی کوئی تاویل پیش کی۔ چونکہ الفاظ نہائت ہی اشتعال انگیز اور بے حد دل آزار تھے۔ اس لئے صرف یہی لکھنے پر اکتفا کیا گیا۔ کہ "ہم وہ نہائت ہی غیر شریفانہ اور فحش الفاظ جو ہمارے پاس حرف بحرف موجود ہیں۔ یہاں پیش کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ وہ جماعت احمدیہ کے لئے ایسے ہی ثابت ہو سکتے ہیں جس طرح بارود کے لئے آگ۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ ذمہ وار حکام اور حکومت زیادہ مشکلات میں مبتلا ہو۔"

پس عدالت کے سامنے جو الفاظ تھے وہ سرکاری رپورٹر کے لکھے ہوئے تھے۔ ان کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ مکمل نہ تھے۔ اور لیکچرار کی بدزبانی کو ہلکا کر کے دکھانے والے تھے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان میں کچھ زیادتی کی گئی ہے۔ تاہم وہ اتنے کافی تھے۔ کہ جرم کا پایۂ ثبوت تک پہونچ جانا ضروری تھا۔ "پرتاپ" کو شکائت ہے۔ کہ چھ ماہ کی سزا کیوں دی گئی۔ مگر ہمیں حیرت ہے کہ ایسے کھلے اور سنگین جرم کے بدلے اتنی تھوڑی سزا کیوں دی گئی جو سبق حاصل کرنے کے لئے قطعاً کافی نہیں ہے۔

ہسپانیہ میں برطانیہ کے اقتصادی مصالح

مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے دارالعوام میں حکومت برطانیہ اور جنرل فرانکو کے درمیان ایجنٹوں کے مجوزہ تبادلہ کے متعلق ایک طویل بیان دیتے ہوئے کہا۔ فریقین کے درمیان ایجنٹوں کا باہم تبادلہ برطانیہ کے ان تجارتی صنعتی اور مالی مفادات کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ جو ہسپانیہ کے اس حصہ میں ہیں۔ جہاں جنرل فرانکو کا اقتدار قائم ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق بعض استفسارات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایڈن نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ یہ اقدام سیاسی نہیں۔ بلکہ برطانیہ کے تجارتی مفاد اور برطانوی باشندوں کی حفاظت کی غرض سے عمل میں لایا گیا ہے۔ لیکن اس سے یہ بات بخوبی ظاہر ہو رہی ہے۔ کہ ہسپانوی باغیوں کے متعلق حکومت برطانیہ کے رویہ میں تبدیلی کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہنا شائد نادرست نہ ہو۔ کہ حکومت برطانیہ اور جنرل فرانکو کے درمیان ایجنٹوں کا مبادلہ جنرل فرانکو کی حکومت کو تسلیم کرنے کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

پھر حکومت برطانیہ کا یہ اقدام معاہدہ عدم مداخلت کی روح کے بھی منافی ہے۔ عدم مداخلت کا ڈھونگ رچانے میں پیش پیش حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس ہی تھیں لیکن چونکہ عدم مداخلت کی پالیسی کارگر نہیں ہو سکی۔ اور اٹلی اور جرمنی برابر ہسپانوی باغیوں کو امداد بہم پہونچا رہی ہیں۔ اس لئے حکومت برطانیہ نے بھی اپنے مصالح کی حفاظت کی خاطر عدم مداخلت کے اصول کو ٹھکرا دیا ہے۔

داخلۂ منادر کے متعلق اچھوتوں کا مطالبہ

مدراس کے اچھوتوں کی ایک کانفرنس میں مدراس کی کانگرسی وزارت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اچھوتوں پر مندروں کے دروازے کھولنے کے لئے فوری احکام نافذ کرے۔ اچھوتوں کے اس مطالبہ پر راسخ العقیدہ اور دقیانوسی ہندوؤں میں تو ضرور اضطراب پیدا ہوگا۔ لیکن کانگرس کے لئے جو پسماندہ طبقات کو مساوات اور ترقی دینا اپنے پروگرام میں شامل کر چکی ہے۔ اچھوتوں کے اس مطالبہ کو نذرِ تغافل نہیں کر دینا چاہیئے۔ مدراس کی کانگرسی حکومت امتناع شراب کے متعلق قانون منظور کر کے جو عمدہ نمونہ پیش کر چکی ہے۔ اس کے پیش نظر اس سے یہ بھی توقع بے جا نہیں۔ کہ وہ نہ صرف اچھوتوں کے لئے مندروں میں داخلہ کا انتظام کرے گی۔ بلکہ انہیں... اقتصادی اور معاشرتی حالت کو اوپر اٹھانے کی کوشش بھی کرے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دعا

(۱)

۲۵ جون ۱۳ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شدید بخار ہو گیا اور درجہ حرارت ۱۰۴ تک پہنچ گیا۔ علالت طبع کی وجہ سے آپ اس روز درس القرآن نہ دے سکے ۲۶ جون کو بھی آپ کو بہت نقاہت تھی۔ مگر شام کے وقت آپ نے درس دیا اور اس کے بعد درد بھرے دل سے فرمایا "بیماری کے وقت مجھے ایسا خیال رہتا ہے۔ کہ شائد میں اب زندہ نہ رہوں۔ چنانچہ اب کے بھی ایسا ہی ہوا۔ میں نے دو رکعت نماز ادا کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ ضحیٰ اور دوسری میں الم نشرح پڑھی۔ اور پھر میں نے اللہ کی حمد کی اور اس کے بعد استغفار کیا۔ پھر میں نے ایک دعا کی۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ قبول ہو گئی۔ اور اس دعا میں مَیں تم کو بھی شریک کرتا ہوں۔ وہ دعا یہ ہے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم۔ لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم اسئلک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل برّ والسلامۃ من کل اثم لاتدع لی ذنباً الّا غفرتہٗ ولا ھمًّا الّا فرّجتہٗ ولا حاجۃً ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین۔ الٰہی ہم پر ہر طرف سے زور ہو رہا ہے۔ الٰہی اسلام پر بڑا تبر چل رہا ہے۔ مسلمان اول تو سست دوسرے دین سے بیخبر قرآن شریف سے بے خبر۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سوانح سے بے خبر۔ اس لئے دشمن کھانے لگ گیا ہے۔ الٰہی تو ایسا آدمی پیدا کر جس میں قوت جاذبہ ہو۔ سست نہ ہو۔ ہمت بلند رکھتا ہو۔ پھر استقلال کمال رکھتا ہو۔ دعائیں بڑی کرنے والا ہو۔ تیری تمام رضاؤں کو اس نے پورا کیا ہو۔ یا اکثر کو۔ قرآن شریف اور صحیح حدیث سے باخبر ہو۔ پھر اس کو جماعت بخش۔ اس جماعت کے لوگوں میں بھی قوت جاذبہ ہو بلند ہمت ہو۔ استقلال ہو۔ وہ بھی قرآن شریف اور حدیث سے واقف ہوں۔ اور اس کے پابند ہوں۔ اے اللہ تیری درگاہ میں ابتلا مقدر ہیں تو ان کو ثبات و استقلال عطا کر۔ وہ مالا طاقۃ لنا کے ماتحت ہوں پھر ان کو اسی طرح ترقی دے جس طرح میں نے تیری درگاہ میں دعا کی ہے۔"

پھر فرمایا: "مجھے یہ ہوا آ رہی ہے۔ کہ اللہ پوری کرے گا۔ تم بھی اسی طرح دعا کرو۔ اور تم بھی انصار اللہ بن جاؤ" (بدر ۳ جولائی ۱۳ء)

یہ وہ دعا ہے۔ جو اس مقدس انسان نے کی جسے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد اسی طرح تخت خلافت پر متمکن فرمایا۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس نے پہلا خلیفہ مقرر کیا تھا۔ پھر یہ دعا اس شخص نے کی جس کا یہ دعوےٰ تھا۔ کہ "میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے" (بدر ۱۱ جولائی ۱۲ء)

اب دیکھو خدا تعالےٰ نے اس دعا کو کس حیرت انگیز طریق پر قبول کیا۔ اس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اللہ تعالےٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹاتے اور اس کے حضور نہایت ہی عجز اور انکسار سے یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ الٰہی میں اپنی عمر اب گذار چکا۔ لیکن جماعت تعلیم اور تربیت کی سخت محتاج ہے۔ تو اپنے فضل سے ان میں ایک ایسا آدمی پیدا کر جس میں قوت جاذبہ ہو۔ وہ کاہل و سست نہ ہو۔ بلند ہمت رکھتا ہو۔ استقلال میں اسے کمال حاصل ہو۔ نہایت کثرت سے دعائیں کرنے والا ہو۔ تیری تمام رضاؤں کو یا ان میں سے اکثر رضاؤں کو اس نے پورا کیا ہو۔ قرآن شریف اور صحیح حدیث سے باخبر ہو۔ اور پھر اپنے فضل سے اسے وہ جماعت عطا فرما۔ جس کے افراد میں بھی یہی صفات ہوں وہ بھی قوت جذب رکھتے ہوں۔ وہ بھی بلند ہمت ہوں۔ وہ بھی مستقل مزاج ہوں۔ وہ بھی قرآن شریف اور احادیث سے باخبر اور ان کے پابند ہوں۔ اور انہیں بھی ابتلاؤں میں ثبات و استقلال عطا فرما اور ہر ابتلا کے نتیجہ میں اُن کو اسی طرح ترقی دے۔ جس طرح میں نے تیری درگاہ میں دعا کی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور جماعت کی بہبودی اور اس کی فلاح کے لئے اس طرح تڑپ تڑپ کر دعائیں کرنے والا یہ مقدس اور بابرکت وجود جب ۱۳ مارچ ۱۴ء کو وصال پا گیا۔ تو باوجود مخالفت کی آندھیوں اور عداوت کی زہر بار ہواؤں کے خدا تعالےٰ نے اس دعا کو قبول کرتے ہوئے وہ قدسی نفس انسان اپنے فضل سے کھڑا کر دیا۔ جو ان تمام صفات سے متصف ہے۔ جن کا متذکرۃ الصدر دعا میں ذکر آتا ہے۔ وہ حقیقتاً قوت جذب رکھنے والا انسان ہے۔ اور کون ہے۔ جو اس کی قوت جذب سے انکار کر سکے۔ یہ ایک واقعہ ہے۔ کہ جماعت کے اتحاد اور ائتلاف قلوب میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قوت جذب ہی کارفرما ہے۔ کوئی وقت تھا۔ کہ غیر مبائعین فخریہ کہا کرتے تھے۔ کہ ننانوے فیصدی جماعت ہمارے ساتھ ہے۔ مگر تھوڑے ہی دنوں میں انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ قوت جذب کا مالک کون ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز یا اُن کے امیر مولوی محمد علی صاحب مشرق و مغرب اور شمال و جنوب سے لاکھوں بندگان خدا دوڑتے ہوئے ہمارے آقا کے قدموں میں آئے اور انہوں نے آپ کی غلامی کو اپنے لئے باعث صد ہزار فخر سمجھا۔ یہاں تک کہ اپنے آپ کو ننانوے فیصدی کہنے والے ایک فیصدی بن گئے اور جنہیں ایک فیصدی کہا جاتا تھا وہ سپاہ محمود کے ننانوے فیصدی جانباز سپاہی بن کر مشرق و مغرب میں پھیل گئے۔ پھر کون ہے۔ جو اس حقیقت سے انکار کر سکے کہ آپ انتہائی بیدار مغزی انتہائی تدبر اور انتہائی انہماک سے امور دینیہ کو دن رات سرانجام دینے والے اور چوبیس گھنٹوں میں سے بیس گھنٹے روزانہ اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی کے لئے صرف کرنے والے انسان ہیں۔ پھر آپ کی ہمت بلند بھی کوئی چھپی ہوئی نہیں۔ الہام الٰہی نے آپ کو اولوالعزم قرار دیا اور واقعات نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ فتنہ غیر مبائعین فتنہ بہائیاں۔ فتنہ مستریاں۔ فتنہ احرار فتنہ مصری اور فتنہ منافقین کی تاریخ پر ایک نگاہ ڈالئے اور پھر دیکھئے کہ ان فتن کے دوران میں آپ نے کس استقلال کس ہمت اور کس زبردست قوت ایمان کا مظاہرہ کیا۔ اور کس طرح ان فتنوں کی بھڑکتی ہوئی آگ آپ کی دعاؤں آپ کے استقلال آپ کی ہمت اور آپ کی صائب تدابیر کی برکت سے ٹھنڈی ہوتی رہی۔

پھر آپ کثرت سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے والے ہیں۔ آپ اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہیں۔ اور آپ قرآن شریف اور صحیح احادیث سے ایسے باخبر ہیں۔ کہ آج روئے زمین پر کوئی ایسا عارف قرآن نظر نہیں آ سکتا۔ جیسے آپ ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جو جماعت آپکو عطا فرمائی ہے۔ وہ بھی نیکی و تقویٰ میں نہایت بلند مقام رکھتی ہے

205

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی روحانی برکات اور آسمانی فیوض

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(۷)

ہر وقت کی شکم پری انسان میں جذبۂ انانیت و تمرد بڑھا دیتی ہے۔ بسا اوقات ثروت و دولت والے تکبر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سرکشی کی حالت میں حدود اخلاق و آداب شریعت سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کلا ان الانسان لیطغٰی ان راٰہ استغنی۔ انسان اپنے آپ کو بے نیاز اور غیر محتاج تصور کر کے طغیانی و عصیان کو شیوہ بنا لیتا ہے۔ اور روزہ اس تمرد اور طغیانی کا علاج ہے؛

گناہ کا مادہ استکبار اور خودی سے پیدا ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو شناخت نہ کرنے سے انسان بدیوں کے ارتکاب پر بے باک ہو جاتا ہے۔ حدیث من عرف نفسہ عرف ربہ اسی طرف متوجہ کرتی ہے۔ روزہ انسان کو بھوک اور پیاس کے ذریعہ تکبر سے بچاتا ہے اس کی کمزوری کا اس پر اظہار کرتا ہے ایک مہینہ کی پے در پے مشق سے انسان کو ضبطِ نفس کا بہترین سبق دیا جاتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے انسان معصوم پیدا ہوا ہے وہ پیدائشی گناہ گار نہیں۔ جیسا کہ عیسائیت یا ہندوازم کا عقیدہ ہے۔ اس لئے اگر انسان اپنے نفس کی طاقتوں اور استعدادوں کو قابو میں رکھے۔ ان کو برمحل خرچ کرے۔ ان کے دائرۂ عمل سے تجاوز نہ کرے۔ تو وہ الٰہی منشار کے مطابق زندگی بسر کرنے والا قرار پاتا ہے۔ اس بیان کی روشنی میں ضبطِ نفس کا فقدان ہی بدی کا سرچشمہ ہے۔ اور تمام گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ روزہ کے فوائد میں سے ایک اہم فائدہ ضبطِ نفس کی عادت کا پیدا ہونا بھی ہے۔ وقت کی پابندی۔ کھانے پینے میں حد بندی زبان و دیگر اعضاء پر خاص قیود۔ روزہ کا جزو لاینفک ہیں۔ روزہ نفس کی فربہی کو کم کرنے اور انسان کو آسمانی تنگ دروازہ میں سے داخل کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔ روزہ کی حقیقت کو سمجھ کر روزہ رکھنے والے اس بارے میں خود تجربہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں تو کسی کو کلام نہیں۔ کہ روزہ کے لئے ذریعہ ضبطِ نفس پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان کی دینی و دنیوی ترقیات کا راز اپنے نفس کو قابو رکھنے میں مضمر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں؎

جس نے نفس دوں کو ہمت کر کے زیر پا کیا
چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار

ظاہری عبادات باطنی نور کا ایک پرتو ہیں اور نفس کو منضبط رکھنے کا ذریعہ کوئی مذہب نہیں۔ جس میں عبادات کی تلقین نہ ہو۔ اسلام کی بنیاد چار ظاہری عبادات پر ہے۔ نماز، روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ ان عبادتوں کو بجا لانے کے اوقات اور شرائط مقرر ہیں۔ ان میں سے روزہ ایسی عبادت ہے۔ جس کا نفس کی فربہی کے زائل کرنے میں غیر معمولی اثر ہے۔ ضبطِ نفس پیدا کرنے کا عمدہ ترین ذریعہ ہے۔ بھلا اس سے زیادہ ضبطِ نفس کیا ہو گا کہ عمدہ سے عمدہ کھانا موجود ہو۔ رزقِ حلال ہو۔ پینے کے لئے مختلف چیزیں مہیا ہوں۔ پاک دامن بیوی موجود ہو۔ لیکن مردِ مومن ان سب سے اپنے نفس دوں کو روکتا ہے۔ کیونکہ اس کا آقا تمام محبوبوں سے محبوب یہی چاہتا ہے۔ یہ مشق مسلسل ایک ماہ تک جاری رہتی ہے۔ کیا حضوریٔ قلب کے ساتھ اس عبادت کو بجا لانے والا کبھی اس حقیقت کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ کہ مولےٰ پاک کی رضامندی کے حصول کا ذریعہ ضبطِ نفس ہے۔ روحانی ترقیات کا ذریعہ ضبطِ نفس ہے۔ پس روزہ عبادت کی روح کو پورے طور پر راسخ کرتا ہے اور بدی کی جڑ یعنے حد سے تجاوز کرنے کو مٹاتا ہے۔ تکبر کے ازالہ کا کامیاب ذریعہ ہے؛

غالباً یہی وجہ ہے کہ ساری عبادات میں سے روزہ کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بعض قوانین کو توڑنے پر بطور سزا روزہ کی عبادت کا بجا لانا فرض قرار دیا ہے۔ قرآن مجید نے بطور کفارہ روزہ کو مندرجہ ذیل صورتوں میں واجب ٹھہرایا ہے۔

(۱) حج سے روکے جانے والے کے لئے اگر قربانی کے منیٰ مقام پر پہنچنے سے پہلے بیماری وغیرہ کے باعث سر منڈانا ضروری ہو۔ تو اس کا فدیہ روزہ ہے؛

(۲) اگر حج اور عمرہ کرنے والا قربانی نہ لے جا سکے تو دس دن کے روزے اس پر فرض ہیں۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۹۶)

(۳) اگر کوئی کسی مومن کو نادانستہ قتل کر دے۔ اور غلام آزاد نہ کر سکے۔ تو دو مہینے کے پے درپے روزے رکھے (سورۂ نسار ۹۱)

(۴) اپنی بیوی کو ماں یا بہن کہنے والا اگر غلام آزاد نہ کر سکے۔ تو دو مہینے کے مسلسل روزے اس پر فرض ہیں۔ (سورہ مجادلہ)

(۵) جو شخص قسم توڑے وہ دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یا ان کو کپڑے دے یا غلام آزاد کرے۔ اگر یہ نہ کر سکے۔ تو تین دن کے روزے رکھے۔ (مائدہ)

(۶) احرام کی حالت میں شکار کرنے والا قربانی دے۔ یا مسکینوں کو کھانا دے ورنہ روزے رکھے۔

ان صورتوں کے علاوہ بھی احادیث میں بعض افعال کے ارتکاب پر روزہ کو بطور سزا فرض کیا گیا ہے۔ اگر ان تمام صورتوں پر گہری نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان تمام حالات میں قانون اور شریعت سے تجاوز کا رنگ پایا جاتا ہے۔ خواہ ایک موقعہ پر مجبوراً ہی ہو۔ زبان یا ہاتھ کو بے قابو ہونے دیا گیا ہے۔ خواہش نفس کو شریعت کے ماتحت نہیں رکھا گیا۔ اس لئے اسلام کے پُرحکمت قانون نے ایسے انسان کو ضبطِ نفس سکھانے کے لئے روزہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ دانستہ یا نادانستہ جو کمی اس کے کنٹرول میں پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا ازالہ کر دیا جائے۔ اور پھر انسان کو اپنے نفس امارہ پر قبضہ حاصل ہو جائے۔ روزہ کے ذریعہ اس غلطی یا زیادتی کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے۔ یعنے انسان کی روحانی استعداد میں جو نقص پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے نفس کو حدود شریعت سے باہر جانے کی طرف جو رجحان پیدا ہو سکتا ہے اس کا ازالہ کر دیا جائے اور نفس کی باگوں کو تھام کر رکھا جائے یہ کفارہ علاج بالمثل ہے۔ اور خود اسی نفس پر بوجھ ہے۔ جس نے زیادتی کا ارتکاب کیا۔ عیسائیت کے کفارہ کی طرح نہیں۔ کہ گناہ تو آج عیسائی کریں اور یسوع مسیح صلیب پر ہزارہا سال پہلے ہی مر چکا ہو؛

غرض روزہ نیک انسان میں نیکی کی قوت کو ابھارتا ہے۔ اور اسکے توے میں مزید نیکیوں کی تحریک پیدا کرتا ہے۔ اور غلط کار انسان کی غلطیوں کا ازالہ کرتا ہے۔ اسکی زیادتیوں کی تلافی کا ذریعہ ہے۔ اور پھر از سرِ نو اسکو ضبطِ نفس پر قائم کرنے والا ہے جو کہ دینی اور دنیوی کامیابیوں کی کلید ہے اور نجات تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے؛

خاکسار
ابوالعطاء جالندھری

عقیدۂ تناسخ اور آریہ لیڈر مہاتما ہنسراج جی کا لیکچر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

آریہ سماجی لیڈر مہاتما ہنسراج جی نے آریہ سماج امرتسر کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ:-

"کرشن بھگوان گیتا میں فرماتے ہیں۔ کہ وہ جو برہمن اور چنڈال گئو اور کتیا کو ایک جیسا سمجھتا ہے۔ وہی گیانی پرش ہے۔"

(ملاپ ۲ر نومبر ۱۹۳۷ء)

یعنی عالم انسان وہ ہے۔ جو برہمن اور نیچ کو یکساں۔ اور گائے اور کتیا کو ایک مرتبہ پر سمجھے۔ اگر کرشن بھگوان نے گیتا میں یہ فرمایا ہے۔ اگر آریہ سماج اس ارشاد کو قابل قدر سمجھتا ہے۔ اور اسی کے ماتحت وہ چھوت چھات دور کرنے کا حامی ہے۔ تو بتلایا جائے کہ گائے اور کتیا کو عملی طور پر ایک جیسا سمجھنے سے آریہ سماجی کیوں منکر ہیں۔ اور کیوں آئے دن گائے کی حفاظت کی خاطر تو سرزمین ہند انسانی خون سے لالہ زار بنتی رہتی ہے مگر کتیوں کی حفاظت کی کسی کو فکر نہیں۔ جس کا جی چاہتا ہے انہیں ہلاک کر دیتا ہے۔ آریوں میں وہ "گیانی پرش" کہاں ہیں۔ جو گائے اور کتیا کو نہیں، گائے اور بکری کو ہی ایک جیسا سمجھیں۔ تاکہ ہندو مسلمانوں کی روزمرہ کی سر پھٹول کا خاتمہ ہو؟

ایک اور امر بھی قابل توجہ ہے اور وہ یہ کہ اگر برہمن اور چنڈال۔ گئو۔ اور کتیا کو ایک جیسا سمجھنا ہی گیان اور علم ہے، تو تناسخ کے قائل علم سے بے بہرہ ماننے پڑیں گے۔ کیونکہ وہ برہمن اور چنڈال۔ گائے اور کتیا کو یکساں نہیں مان سکتے۔ اور اگر یکساں مان لیں تو عقیدۂ تناسخ باطل ٹھہرتا ہے۔ اب آریوں کے لئے دوگونہ مصیبت ہے۔ یا تو گیتا کے ارشاد کو رد کریں، یا تناسخ کے عقیدہ کو ترک کریں۔ ہمارے نزدیک موخر الذکر صورت کا اختیار کرنا قرین دانشمندی ہے۔

(۲)

مہاتما ہنسراج جی نے اسی "منوہر ویاکھیان" میں فرمایا:-

"آپ روز دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی امیر ہے۔ کوئی غریب۔ یہ دیکھ کر آتما میں ایک قسم کی گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ امیری غریبی کی اوستھا میں اس قدر بھید کیوں ہے؟ اسلام نے اس کا کارن یہ بتلایا۔ کہ یہ کوئی بات نہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ خدا نے ہر ایک کی قسمت اس کے ماتھے پر لکھ دی ہے۔ یعنی خدا نے غریبی اور امیری کو لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ کسی کے حصہ میں امیری اور کسی کے حصہ میں غریبی۔ کسی کے حصہ میں سکھ اور کسی کے حصہ میں دکھ آ گیا۔ **اس سدھانت (اصول) کا یہ اثر ہے۔ کہ لوگوں میں بے چینی نہیں پھیلتی۔** کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا نے ان کے لئے ایسا ہی لکھا ہے۔"

(ملاپ ۲ر نومبر)

مہاتما جی کا یہ بیان درحقیقت اسلامی اصل کی ادھوری تفسیر ہے۔ اور شاید اسی وجہ سے مہاتما جی کو اس اصل میں "پرماتما کی طرف سے بے انصافی" نظر آئی۔ صحیح اسلامی نقطۂ نگاہ یہ ہے۔ کہ انسان کو مالک خدا تعالیٰ نے لامحدود روحانی ترقیات کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ انسان کے گزشتہ اعمال کوئی نہیں۔ یہ دنیا اصل مقصود نہیں۔ بلکہ یہ محض ذریعہ ہے۔ ذریعہ کی صورتوں کا اختلاف عقلاء کی نظر میں قابل اعتراض نہیں۔ خصوصاً جبکہ اس میں عظیم الشان حکمت پوشیدہ ہو۔ مدرس استاد طالب علموں کو یہ سمجھانا چاہتا ہے۔ کہ دس اور دس بیس ہوتے ہیں۔ اس گنتی کے ذہن نشین کرنے کے لئے وہ ایک طالب علم کے ہاتھوں میں دس اور دس پیسے۔ دوسرے کے ہاتھوں میں دس اور دس سنگریزے تیسرے کے ہاتھوں میں دس اور دس بادام دیتا ہے۔ اور ہر ایک سے کہتا ہے۔ کہ دونوں ہاتھوں کی تعداد کو ملا کر مجموعہ بتاؤ۔ اس پر بجائے گنتی سیکھنے کے نادان طالب علم شور مچا دے۔ کہ مجھے سنگریزے کیوں دیئے گئے۔ یہ تو ظلم ہے۔ اس میں بے انصافی نظر آتی ہے۔ تو یقیناً اس کا شور درخور اعتنا نہ ہوگا۔ بلکہ ہر عقلمند اسے کہے گا۔ کہ تجھے گنتی سیکھنے سے کام ہے۔ تجھے اس سے کیا۔ کہ وہ سنگریزوں کے ذریعہ سکھائی جاتی ہے۔ یا پیسوں کے ذریعہ سے۔ بعینہٖ اسی طرح چونکہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے روحانی ترقیات ہی اصل چیز ہیں یہ دنیا تو محض ان ترقیات تک پہونچنے کا ذریعہ ہے۔ غریبی اور امیری دونوں اپنے اپنے رنگ میں روحانیت کے حصول کا اعلےٰ ترین ذریعہ ہیں۔ اس لئے اس اختلاف کو ایشور کا ظلم قرار دینا نادان بچہ کے شور مچانے کی طرح ہے۔ وبس۔

مہاتما جی نے اگرچہ مسئلہ تقدیر کو صحیح طور پر نہیں سمجھا۔ لیکن انہیں مسلم ہے۔ کہ اسلامی سدھانت کا یہ اثر ضرور ہے۔ کہ لوگوں میں بے چینی پیدا نہیں ہوتی۔ اور وہ بلا وجہ دوسروں سے برسرِ پرخاش نہیں ہو جاتے۔

(۳)

آگے چل کر مہاتما جی ہندو اور آریہ سدھانت کے متعلق فرماتے ہیں:-

"ہندوؤں کا اصول ہے۔ کہ امیری۔ غریبی۔ سکھ۔ دکھ یہ سب اپنے کرموں کا پھل ہیں اس سدھانت **میں بھی یہ خوبی ہے۔ کہ ہم کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں۔ سوسائٹی کے اندر شانتی رہتی ہے** .... (یہ) دوسرا سدھانت درست معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں بھی کچھ غلطی لگتی ہے...... آریہ سدھانت ہے۔ کہ پچھلے جنم کے کرموں کے ساتھ ساتھ ہم اس جنم کے کرموں کا بہت حد تک پھل بھوگتے ہیں۔ اور کچھ اگلے جنم میں جا کر بھوگیں گے۔ اگر یہ مانیں۔ **تو سنسار کا سمبندھ نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور اس سے ایک جماعت دوسرے کی دشمن بن جاتی ہے**" (اخبار مذکور)

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اگرچہ مہاتما جی کے نزدیک ہندو اصول بھی غلطی سے پاک نہیں۔ لیکن آریہ سدھانت تو دنیا کو تباہ و برباد کرنے والا۔ اور انسانوں میں دائمی عداوت کا بیج بونے والا ہے۔ نہ معلوم مہاتما جی ہندو اصل کو کیونکر سوسائٹی کے اندر شانتی کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں حالانکہ اگر یہ اصل درست ہے۔ تو ہر اندھا اور اپاہج بجائے ہماری ہمدردی اور شفقت کا مورد بننے کے ہماری نفرت اور بیزاری کا محل بن جائے گا۔ ہر غریب گناہ گار اور ہر کمزور بدکار تصور کیا جائے گا۔ اور طرفہ یہ کہ ان بیچارے کمزور۔ اور غریب انسانوں کو ان کا گناہ بتایا بھی نہیں جاتا۔ اور نہ ہی انسانی فطرت علےٰ وجہ البصیرت اس بات کو مان سکتی ہے۔ کہ انسان موجودہ قالب میں گزشتہ جنم کے اعمال کے نتیجہ میں آیا ہے۔ تناسخ کے عقیدہ سے لازماً ماننا پڑے گا۔ کہ ایشور روح و مادہ کے پیدا کرنے کی شکتی نہیں رکھتا۔ اور اس کا یہ کارخانۂ قدرت محض انسانوں کے بد اعمال پر چل رہا ہے۔ کیونکہ اگر انسان گناہ نہ کریں۔ تو نہ پھل پیدا ہوں۔ نہ دودھ دینے والے جانور پیدا ہوں۔ نہ کھیتی باڑی ہو۔ اور نہ سواری کے جانور پیدا کئے جائیں۔ بلکہ اس عقیدہ کی رو سے تو عورت کا جنم بھی گناہ کے نتیجہ میں مانا جاتا ہے۔ خیر ہم اس وقت تناسخ کی خرابیاں شمار کرنا نہیں چاہتے۔ مگر ہمیں حیرت ہے۔ کہ مہاتما جی کو اس عقیدہ میں سوسائٹی کی شانتی کا کونسا پہلو نظر آیا۔

206

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاہم غنیمت ہے کہ مہاتما جی نے آریہ سدھانت کی خرابی برملا تسلیم کر لی اور اسے انسانیت کے لئے زہر ہلاہل قرار دیا۔

(۴)

مہاتما جی نے اس موقعہ پر ایک سوال اٹھایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ امیر غریب سب ایک ہو جائیں؟"

یہ سوال پیدا ہونے کا سبب ذکر کرنے کے بعد جواباً فرماتے ہیں۔

"یہ کہنے سے کہ سب کو برابر حصہ ملے اس سے تو سوسائیٹی کو برباد کرنا مقصود ہے۔ دولت برابر تقسیم کرنے کا اصول درست نہیں ہے یہ اصول دیر تک قائم نہیں رہ سکتا ۔ ۔ ۔ ۔ دولت برابر تقسیم کرنے کے اصول سے تو محنت کرنے کا اصول ہی برباد ہو جاتا ہے۔"

(ملاپ۔ لاہور ۲ نومبر ۳۷ء)

اس جواب کا صاف مطلب یہی ہے کہ دولت برابر تقسیم کرنے کا اصول آج بھی غلط ہے ابتدا دنیا میں بھی غلط تھا ناممکن العمل ہے۔ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ جب یہ سچ ہے تو تناسخ باطل ٹھہرا اور معلوم ہوا۔ کہ دنیا کے نظام کو قائم رکھنے کے لئے اختلاف ضروری ہے۔ امارت اور غربت لازمی ہیں جو امیری غریبی کے موجودہ اختلاف کو پُنر جنم کی دلیل گردانتے ہیں۔ وہ سراسر غلطی پر ہیں۔ ہاں اگر اس بیان کے ساتھ گنتی کے سمجھانے کے لئے مختلف ذرائع اختیار کرنے والی مذکورہ بالا مثال کو ملحوظ رکھ لیا تو کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا۔ بہرحال مہاتما جی مستحق مبارکباد ہیں۔ کہ انہوں نے آریہ سدھانت کی کھلے لفظوں میں تغلیط کی اور دبی زبان سے اسلامی اصل کی برتری کو تسلیم کر لیا۔ اور اختلاف کو تناسخ کی دلیل بتانے والوں کو غلطی پر قرار دیا۔ اگر مہاتما جی ذرا اور وسعت خیالی سے غور کریں گے تو انہیں اسلامی سدھانت کی صداقت کا کامل طور پر اعتراف کرنا پڑے گا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

واقعات عالم پر نظر

(۱) غیر حاضری معاف (۲) کانگریس اور مسلم لیگ (۳) فلسطین کی گتھی کا صحیح حل

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

ہمیں افسوس ہے کہ یکے بعد دیگرے ایسے واقعات پیش آ گئے کہ صحافت و سیاست کی وادی کی سیر کی بجائے ہمالہ کی بلندیوں پر چڑھنا۔ دکن کی سطح مرتفع پر چلنا اور شمال مغربی دروں کے مناظر کا دیکھنا پروگرام کا اہم حصہ بن گیا اور مجبوراً "الفضل" کے ناظرین کی تواضع سے قاصر رہنا پڑا۔ ہماری اس غیر حاضری میں مشرق کے کاہل سمندر میں تلاطم برپا ہو گیا۔ طلوع مشرق کی سرزمین میں آگ لگ گئی۔ بلادِ خاقان پر آسمان سے آگ برسنے لگی۔ بحیرہ روم میں طوفان آیا۔ اندلوسیہ میں رقیبوں کی جنگ ختم کرنے کی کوششیں بار آور کا منہ نہ دیکھ سکیں۔ واجد علی کے شہر میں خلیج بنگال و پنج ند کے پانیوں کو جناح لیگ کی آبنائے کے ذریعہ ملا دینے کی کوششیں ہوئیں۔ ادھر اس میں کالی ماتا کے گیت اور مردہ سنسکرت کی منہ بولی بیٹی ہندی کو تخت پر بٹھانے کی مسلم آزار تدبیر مدعیان رام راج نے باوجود احتجاج جاری کر دی۔ غرض بہت کچھ ہو گیا اور ہم غیر حاضر رہے مجبوری تھی غیر حاضری معاف۔

(۲)

مسلمانان ہندوستان کے سامنے ملک کی خدمت و آزادی اور عزت و وقار کے ساتھ آئندہ آزاد ہندوستان میں رہنے کا سوال ہے اب جمنا کے پانی پی کر باسفورس پر نظر رکھنے کا مرض رخصت ہو چکا ہے۔ اور مہدی و مسیح کی آمد پر کفار کو تہ تیغ کر کے ان کے املاک و دیار و اموال پر قبضہ کر کے افلاس کو دور کرنے کا دیو بندی عقیدہ تعلیم یافتہ طبقہ کا جزو ایمان نہیں رہا۔ اس لئے کانگرس اور مسلم لیگ کا اختلاف اپنی نوعیت میں پہلے کی نسبت بالکل جداگانہ ہے اس وقت ہندوؤں پر پرمانند مونجے ذہنیت کا غلبہ ہے اور کانگرس نئی حکومت کے نشہ میں انگریزوں کو مغلوب سمجھ کر مسلمانوں کو بھی مرعوب کرنا چاہتی ہے اور سرے سے ان کی سیاسی ہستی سے ہی منکر ہے۔ اس لئے اس وقت مسلمانوں کے سامنے یہ سوال نہیں کہ آیا کانگرس کا سیاسی مطمح نظر صحیح ہے یا غلط۔ بلکہ اس پر تو مسلم لیگ اور کانگرس کا اتفاق ہے۔ دونوں کامل آزادی کی خواہاں ہیں۔

لیگ اور کانگرس کے درمیان خاص متنازعہ امر یہ ہے کہ آیا مسلمان اس ملک میں ایک اہم قابل توجہ اور قابل اعتنا سیاسی جماعت ہیں؟ اور کہ ملک کی آزادی کے لئے ان کے ساتھ اختلاف کا فیصلہ کر لینا ضروری ہے یا نہیں؟ مہاسبھائی ذہنیت کے کانگرسی مسلمانوں کی پرواہ نہیں کرنا چاہتے اور لیگ یہ پرواہ کرانا چاہتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مسلمان کمزور جیسا کہ بجنور کے انتخاب نے بتا دیا اور کانگرس مضبوط ہے۔ ہماری جماعت کے سامنے جہاں کانگرس کی خدمات انضباط اور ترقی یافتہ رہنمائی کے درخشندہ پہلو ہیں وہاں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کانگرس کے ارباب حل وعقد نے مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے

(۱) دہلی کی "الجمعیۃ" اور لاہور کے "احرار" کو بلاشرط اپنے ساتھ ملایا ہے حالانکہ یہ دونوں جماعتیں اپنے عقاید و اعمال کے لحاظ سے ہندوستان کی سیاسیات کی دشمن ہیں۔ بھلا وہ لوگ کیونکر کل کے آزاد ہندوستان میں ہندوؤں کے ساتھ صلح کر کے رہ سکتے ہیں جن کے عقاید میں مہدی کا آکر جبراً مسلمان بنانا کافر کو مارنا لوٹنا اور موقعہ کا منتظر رہنا اور غیر مسلم حکومت کی کبھی اطاعت نہ کرنا داخل ہے۔

(۲) کانگرس کے کارکنوں میں ایسے لوگ بکثرت ہیں۔ بلکہ صاحب اثر ہیں جو اسلامی تہذیب و تمدن کے اثرات کو مٹا کر ان کی جگہ مردہ ہندو زبان اور قدیم زمانہ کی برہنہ ہندو تہذیب کو رائج کرنا چاہتے ہیں۔ ہم پنڈت جواہر لال صاحب اور خدا وندان کانگرس کو مشورہ دیتے ہیں کہ مخلص خادمان وطن کو اپنے ساتھ شامل کرنے اور قائم رہنے والی کانگرس کے غلبہ کے لئے پہلے وہ ملک کے لئے ان مضر عناصر کی اصلاح کریں اور بعد میں مسلمانوں کے ہر گروہ کو کانگرس میں شمولیت کی دعوت دیں۔ کیا یہ کہ مسلمان واعظین اور مسلمانوں کے تباہ کرنے کے منصوبوں کے حامل سادھو ودنو ہندوستان کی بجائے بحیرۂ عرب اور خلیج بنگالہ کی گہرائیوں میں اپنا مسکن بنا لیں تو بہتر ہے۔

(۳)

فلسطین میں تازہ فسادات رونما ہیں۔ ٹرکی نے بھی یہودیوں کا داخلہ اپنے ملک میں بند کر دیا ہے۔ تمام عربی ممالک میں انگریزی سیاست پر سخت ہیجان ہے۔ ہم نے ایک بہت بڑے عرب سے پوچھا کہ آپ کی فلسطین کے معاملہ میں کیا رائے ہے۔ انہوں نے اپنی رائے کے اظہار کی بجائے اپنے تازہ سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ عربوں میں بہت تشویش ہے اور سب کو فلسطین کے معاملہ میں اپنی قوم اور نسل سے ہمدردی ہے مسلمان تعجب کرتے ہیں کہ مسیح کے ماننے والی قوم مسیح کے دشمنوں کے ساتھ کیوں تعاون کر رہی ہے۔ اور جب کہ فلسطین کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکوں سے عرب اور انگریز دونوں نے ملک چھینا تو پھر انگریزوں کو تنہا کیا حق ہے۔ کہ یہود کو لاکر ان کے گھروں میں بسادیں۔ اور غریب فرزندان دیار کو بے خانماں کردیں۔

قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ مسیح کے ماننے والے اس کے منکروں پر تا قیامت غالب رہیں گے۔ اس لئے فلسطین کی موجودہ انگریزی پالیسی یقیناً انگلستان کو سخت نقصان پہونچائے گی۔ جو انگلستان اٹلی کے سامنے دیگر ابی سینیا کو نشانہ ظلم بننے اور سپین میں خونریزی کو روک نہیں سکتا۔ وہی انگلستان فلسطین میں یہودیوں کی خاطر عربوں کے خلاف اپنی طاقت کا ثبوت دیتا ہے۔ جو کسی صورت میں مشرق میں لندن کی شہرت کے لئے مفید نہیں۔ اگر پنجاب میں حکومت برطانیہ کے معزز نمائندے اس امر کو بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ وائٹ ہال کو مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کردیں۔ تو اب ان کا فرض ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ کی تفسیر پڑھکر ملک معظم کی حکومت کو رپورٹ کریں۔ اور فلسطین کی گتھی کا وہ حل ہوجائے۔ جو آنریبل ڈاکٹر سر ظفر اللہ خاں انگلینڈ میں بنا آئے ہیں۔

روزنامچہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ضرورت

روزنامچہ مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب (نثر) جو دس دفتروں پر مشتمل ہے۔ اس کے دفتر اول کی سخت ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس ہو تو دو ماہ کے لئے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ یہ کتاب فارسی زبان میں سکھ قوم کی تاریخ ہے۔ اور مصنفہ لال کنھیا لال درکار ہے۔ لالہ سوہن لال والا نہیں چاہیئے۔

خاکسار عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) از قادیان

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر کا ذکر ہنگری کے مختلف اخبارات میں

(۳)

بوڈاپسٹ (ہنگری) کے مشہور روزنامہ A Reggel نے جو ہزاروں کی اشاعت رکھتا ہے۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کی بوڈاپسٹ میں تشریف آوری کے موقعہ پر اپنا خاص رپورٹر آپ سے گفتگو کرنے اور جماعت احمدیہ کے متعلق انٹرویو لینے کی غرض سے بھیجا۔ چنانچہ مارگرٹ آئیلنڈ میں ۲۲ اگست بعد دوپہر مختصر سی گفتگو کے بعد اخبار میں ایک آرٹیکل شائع کیا گیا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کمرشل منسٹر آف انڈیا" کے الفاظ خوشنما طور پر ایک تختہ پر جو Thokoly ut کے ایک مکان کے باہر آویزاں ہے کندہ ہیں۔ لوگوں کا جمگھٹا اس بورڈ کے قریب ہو رہا ہے۔ اور وہ ایک دوسرے سے متعجب ہو کر دریافت کرتے ہیں کہ کمرشل منسٹر آف انڈیا نے کب سے بوڈاپسٹ میں اپنا villa تعمیر کرایا ہے؟ بعض ان میں سے حد درجہ متعجب ہوتے ہیں۔ جبکہ ٹیلیفون کے ذریعہ نمبر ۱۴۰-۴۴ ڈاکخانہ کے انکوائری آفس میں دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا کمرشل منسٹر کے ہاں ٹیلیفون ہے؟ اس کا نمبر کیا ہے؟

"ہاں" ان کو جواب میں کہا جاتا ہے لیکن ان دنوں بوڈاپسٹ میں دو کمرشل منسٹر موجود ہیں۔ ان میں سے ایک سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب ہیں۔ ان کے ہاں بھی ٹیلیفون ہے۔ جو حال ہی میں لگایا گیا ہے۔ جس مکان میں وہ مقیم ہیں وہ ان کا ذاتی نہیں۔ بلکہ اس میں بطور مہمان قیام رکھتے ہیں۔

قدیم زمانہ کی تصاویر میں حواریوں کی تصاویر اسی طرح بنائی گئی ہیں۔ جس طرح چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کی شکل ہے۔ خوبصورت داڑھی چمکتی ہوئی آنکھیں بارعب چہرہ اور کشادہ پیشانی

ہندوستان میں ۱۰ کروڑ کے قریب تعداد مسلمانوں کی ہے۔ آنریبل منسٹر نے فرمایا۔ میں بھی مسلمان ہوں۔ لیکن احمدی کیا آپ نے جماعت احمدیہ کے متعلق بھی سنا ہے۔ میں نے کہا نہیں

لیکن یہ جماعت تو بوڈاپسٹ میں بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا حضرت احمد مذہب اسلام کے دوسرے نبی تھے۔ چالیس برس سے زائد عرصہ ہوا کہ آپنے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اور یہ دعوے فرمایا کہ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں۔ آپ نے یہ بھی دعوے کیا۔ کہ میری بعثت کی غرض قرآنی تعلیمات کو عملی رنگ میں پیش کرنا اور دنیا کو قرآن کی طرف واپس لانا ہے۔ میں بھی احمدی ہوں۔ اور بوڈاپسٹ میں اس غرض سے آیا ہوں کہ ایاز خاں نے مجھے مدعو کیا تھا۔ وہ جماعت احمدیہ کے مبلغ تھے۔ اور اس جگہ ایک برس تک کام کرتے رہے۔ اور انہوں نے جماعت احمدیہ کے لئے کافی متبعین پیدا کئے۔

"کیا وہ ترک ہیں"؟ میں نے متعجب ہو کر دریافت کیا۔

"نہیں بلکہ وہ ہنگری کے اصل باشندے ہیں"۔ آپ نے میز کے قریب بیٹھے ہوئے دو نوجوانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ مثال کے طور پر اس جگہ مسٹر اربان مصطفیٰ ہیں۔ اور دوسرے ڈاکٹر احمد ہیں اس کے علاوہ اور بھی کئی احمدی ہیں جو بعض دفاتر میں کام کرتے ہیں۔ بعض معزز عہدوں پر ہیں۔ ان میں سے اکثر عیسائیت سے اسلام میں داخل ہوئے"۔

اربان اور ڈاکٹر احمد دونو نے اس امر کی تصدیق کی۔

"میں نے جب حضرت احمد کی تعلیمات کو پڑھا"۔ اربان مصطفےٰ نے تشریح کرتے ہوئے کہا"۔ تو مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ میں اپنی مرضی اور خوشی سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا ہوں۔ پراٹسٹنٹ چرچ سے میں اسلام میں داخل ہوا ہوں۔

"میرے متعلق بھی ایسا ہی ہے"۔ ہنگری کے دوسرے احمدی نے بیان کیا میں نے تعدد ازدواج کے متعلق دریافت کیا۔ کہ کیا وہ اس کے قائل ہیں۔

"ہم بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح تعدد ازدواج کے خلاف نہیں ہیں"۔ وہ میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں اور سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی آہستگی کے ساتھ فرماتے ہیں۔

"میری بھی دو بیویاں ہیں"!

اس کے بعد آپ نے بتلایا۔ کہ ہندوستان اور حکومت ہند کی طرف سے محکمانہ طور پر نمائندگی کے فرائض بھی لنڈن کارونیشن کے موقعہ پر آپ نے سرانجام دئے۔

ہنگری کے احمدی یہ بھی بتلاتے ہیں۔ کہ ایک مذہب مختلف اقوام میں باہمی کمرشل تعلقات کا موجب بھی ہوتا ہے۔ سر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اس امر کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ ہنگری کی فیکٹریوں کے ساتھ تجارتی تعلقات کے امکان پر غور کریں۔ اور اگرچہ ان کی بوڈاپسٹ میں آمد محکمانہ نہیں ہے پھر بھی آپ ہنگری کے کمرشل منسٹر کے ساتھ گفتگو کا ارادہ رکھتے ہیں غالباً جماعت احمدیہ کے ذکر کے علاوہ وہ تجارتی معاملات پر بھی ان سے گفتگو کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گنز فیکٹری اور فری پورٹ (۴)
آف چپیل کا معائنہ

آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب نے بوڈاپسٹ میں مصروفیات کے آخری روز جب گنز فیکٹری اور Chappel فری پورٹ کا معائنہ فرمایا - تو بوڈاپسٹ کے ایک روزنامہ Az Ujsag نے ہندوستان اور ہنگری کے درمیان تجارتی تعلقات کے امکان پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک آرٹیکل لکھا - جس کا ترجمہ درج ذیل ہے -

آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب کامرس اینڈ ریلوے منسٹر آف انڈیا نے اپنی بوڈاپسٹ میں تشریف آوری کے موقعہ پر ہز ایکسیلنسی بورنا مساگیزہ His Excellency Borna missa Gega سے بھی ملاقات کی - اور ہنگری کے اس وزیر تجارت کے ساتھ ہندوستان اور ہنگری کے مابین تجارتی امکانات پر تبادلہ خیالات فرمایا -

آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب نے وزیر تجارت سے تمام ایسی اشیاء کے متعلق دریافت فرمایا - جو ہنگری سے ہندوستان کو اکسپورٹ کی جاسکتی ہیں - اور اس امر کا اظہار بھی فرمایا - کہ وہ خواہش رکھتے ہیں - کہ ہندوستان کی ریلویز سے متعلق اشیاء جن کے ہندوستان میں امپورٹ کرنے کا امکان ہو - اور جن کا تعلق ان کے دائرہ عمل سے ہو ان کی درآمد میں مناسب مدد دیں -

آپ نے ملک ہنگری کے جغرافیائی محل وقوع میں خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا اور ہنگری کے کمرشل پالٹکس کے متعدد معلومات حاصل کرتے رہے - اور جس حد تک ہماری مشکلات اور دیگر اہم سوالات کا تعلق ہے - اس کے متعلق انہوں نے اپنے وسیع معلومات کا ثبوت بہم پہنچایا -

وزیر تجارت ہز ایکسیلنسی بورنا مساگیزہ نے آپ کے اعزاز میں دعوت طعام بھی دی - یہ دعوت نیشنل کاسینو میں دی گئی - اور وہاں وزیر تجارت اور ان کے متعلقہ معزز افسروں کے علاوہ انگلش سفارت خانہ کے ممبر بیرن Gabor Apor, Extraordinary Ambassador Frank Marshal اور agricultural minister; Eos Ferency, Commercial State secretary; Bencey, the councillor of National Bank; Leopold Bukani, the Chief director of the National Bank. اور President of the foreign Commercial Office موجود تھے -

انڈین منسٹر سر چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنے قیام کے دوران میں زیر تعمیر فری پورٹ آف چپیل کا بھی معائنہ فرمایا - ہنگری کے صنعتی اداروں میں سے آپ کی سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث Ganz Works فیکٹری تھی -

آپ کی توجہ موٹر کاروں اور ریلوے کے چھکڑوں کی طرف مبذول کرائی گئی - جو ہنگری سے مصر اور جنوبی امریکہ کی طرف اکسپورٹ کیجاتی ہیں -

انڈین منسٹر بدھ کی دوپہر کے بعد کی گاڑی وی انا کے راستہ لنڈن کی طرف روانہ ہو گئے :- خاکسار محمد ابراہیم ناصر بی اے

معاندین خلافت حقہ ثانیہ غور کریں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ وعلی مطاعہ الف الف ماۃ صلوٰۃ و برکات کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا معجزہ قبولیت دعا کا عطا فرمایا تھا - اس کثرت کے ساتھ حضور علیہ السلام کی دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں - کہ حساب و شمار میں نہیں آسکتیں - اپنے بیگانے دشمن دوست سب ہی اس معجزہ کے کسی نہ کسی طرح قائل ہوئے -

اللہ تعالیٰ نے بار بار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرط محبت میں فرمایا - دعاءک مستجاب (تذکرہ صفحہ ۳۴۸ و ۴۳۹ و ۴۴۴) ادعونی استجب لکم (تذکرہ صـ۱۹۱) اجیب کل دعائک الا فی شرکائک (تذکرہ صـ۲۷۰) میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا - مگر شرکاء کے بارے میں نہیں - (تذکرہ صـ۲۷۰) طوالت کے خوف سے میں نے یہ محض چند الہامات لکھے ہیں -

اب الہامات کو سامنے رکھکر مندرجہ ذیل اقتباس پڑھیں - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

" میری اپنی تو یہ حالت ہے - کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے - کہ جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا " (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء صـ۱) یوں تو حضور علیہ السلام کو حضرت احدیت نے بارہا بشارات عطا فرمائیں کہ دعاءک مستجاب - مگر حضور کی ہر نماز والی دعاؤں کی قبولیت کی شان دیکھو - ارشاد ہوتا ہے - انی معک و مع اھلک (تذکرہ صـ۳۳۵) انی مع الروح معک و مع اھلک (تذکرہ صـ۴۸۵)

یہ بشارات حضرت رب العزت نے حضور کی ان دعاؤں کے جواب میں دیں جو حضور اپنے "دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے" ہر نماز میں فرمایا کرتے تھے -

یہ خیال ہو سکتا ہے - کہ جب حضور نے "دوستوں کے لئے بھی دعائیں بالالتزام ہر نماز میں فرمائی ہیں - اور غیر مبایعین میں سے بعض کو بھی حضور کی صحبت میں رہنے اور دوست کہلانے کا شرف حاصل رہا - تو اس کا جواب بھی علام الغیوب نے اجیب کل دعائک الا فی شرکائک میں دیدیا یہی لوگ مد مقابل بنکر بعد میں "امارت" کے ڈھونگ رچا کر "شرکاء" کی مد میں داخل ہو گئے - اور "بشر الذین انعمت علیھم" والے الہام کے مصداق بنے -

فاعتبروا یا اولی الابصار

ایک اور الہام جو نہ صرف حضور علیہ السلام کے ابناء پاک کی رفعت شان بتاتا ہے - بلکہ حضور کی تمام مستورات مطہرات کی علو مرتبت بھی ظاہر فرماتا ہے - یہ ہے قل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم الخ (تذکرہ صـ۳۰۹)

اب منکرین خلافت ثانیہ اور معاندین آل حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ہی اپنے مسلک کے متعلق فیصلہ کرلیں -

ان کا دارالامان سے خروج ان کے سب و بہتان محتاج تفصیل و شرمندۂ بیان نہیں - ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب - آمین :- خاکسار سید محمود اللہ شاہ

از نیروبی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

مسرت

اس میں شک نہیں کہ ہر چیز خدائے تبارک و تعالےٰ کے ہی قبضہ قدرت میں ہے اور وہ مالک ہے جو چاہے کر سکتا ہے - تاہم کسی چیز میں بہترین فعل پیدا کرنا بھی یقیناً اسی کے اختیار میں ہے - میں اپنی بہنوں کو یقین دلاتی ہوں - کہ میری خاندانی دوا جو وسیع تجربہ کے بعد پیش کی جا رہی ہے - مسرت نامی دوا میں خدا تعالےٰ نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ اگر اسے حمل کے تیسرے ماہ کے ابتدائی دنوں میں استعمال کیا جائے تو انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا - جن بہنوں کے گھر صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں انکو خدا کا نام لیکر دوا مسرت کا استعمال کرنا چاہیے - یقیناً دلی مراد حاصل ہوگی - قیمت دوا پانچ روپیہ (لـ۵) ملنے کا پتہ :- ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کولمبو میں سیرۃ النبیؐ کا شاندار جلسہ

میئر کولمبو اور دیگر غیر مسلم معززین کا ہدیۂ عقیدت

۳۱ اکتوبر۔ جماعت احمدیہ سیلون کے زیر اہتمام گال فیس میدان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک نہایت شاندار جلسہ۔ ڈاکٹر آر سرادناموٹو میئر کولمبو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں صاحب صدر۔ مسٹر ایچ نلیہ بی۔ اے۔ مسٹر پی این مینتھیو ایم اے بی ایل اور مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے تقریریں کیں۔ جلسہ کی روئداد اور آنریبل صدر کی تقریر کا ملخص سیلون کے مشہور انگریزی روزانہ اخبارات "سیلون آبزرور" اور "سیلون ڈیلی نیوز" (یکم نومبر) میں شائع ہوا ہے۔ ایک تامل روزنامہ نے بھی جلسہ کی رپورٹ شائع کی ہے۔ انگریزی اخبارات نے جو روئداد شائع کی ہے۔ اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ اخبار "سیلون ڈیلی نیوز" لکھتا ہے۔

گذشتہ شب گال فیس میدان میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام یوم سیرت النبی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر آر۔ سرادناموٹو صاحب میئر کولمبو نے کہا۔ دنیا میں صلح اور رواداری مذاہب کے درمیان اتحاد قائم کرنے سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر سرادناموٹو جلسہ کے صدر تھے حاضرین میں غیر مسلم اصحاب بھی بہت بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔

سیرت النبیؐ کے جلسوں کی تحریک جماعت احمدیہ کی طرف سے ۱۹۲۶ء میں دنیا کے تمام حصوں میں اس مقصد کے لئے جاری کی گئی تھی کہ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کئے جائیں۔ ان جلسوں کی بڑی غرض یہ ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو مذہب اسلام اور بانیٔ اسلام (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی پر تقریریں کرنے کی دعوت دی جائے۔ تاکہ اسلام کے متعلق عدم واقفیت کی وجہ سے غیر مذاہب کے لوگوں میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں وہ دور ہو جائیں۔

صاحب صدر نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ اس جلسہ کا نمایاں اور دلچسپ پہلو یہ ہے۔ کہ ایک غیر مسلم کو کرسیٔ صدارت پر بیٹھنے کا موقع دیا گیا ہے۔ میرے نزدیک یہ اس نئی روح کی علامت ہے۔ جو رفتہ رفتہ تمام دنیا میں ترقی کر رہی ہے۔ وہ نئی روح کیا ہے؟ یہ کہ اقوام کو یہ محسوس ہونے لگا ہے۔ کہ تمام مذاہب کے درمیان اتحاد اور یگانگت کا قیام نہایت ضروری ہے۔ مذاہب کا مقصد یہی ہے۔ کہ اتحاد کی روح پیدا کی جائے۔ اور ایک مشترکہ اخوت قائم کی جائے۔ تمام مذاہب نے کم وبیش اس ضرورت پر زور دیا ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ اس بارے میں مذہب اسلام سب سے پیش پیش ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ لیگ آف نیشنز ایک یادگار ہے۔ وہ اس زبردست خواہش کے نتیجہ میں قائم کی گئی تھی۔ جو صلح اور بنی نوع انسان کی اخوت کے اظہار کے لئے انسان کے دل میں موجزن ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ یہ یادگار بعض جگہ توڑ دی جاتی ہے۔

یہ یادگار ابتداء میں صرف عیسائی مذہب کی پیرو یورپین اقوام نے تعمیر کی تھی اور جب اس کا قیام عمل میں لایا گیا تو یہ خیال کیا گیا۔ کہ شاید مسیح کی تعلیم کو سمجھ لیا گیا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ اس کی تعمیر سے تھوڑا ہی عرصہ بعد وہی لوگ جنہوں نے اس عمارت کے بنانے میں مدد دی۔ اس کے بعض حصوں کو توڑنے لگ گئے۔

اسلام انسانی اخوت کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس نصب العین کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں۔ مشرق کے رہنے والے اتحاد عالم کی ضرورت کو زیادہ سے زیادہ محسوس کر رہے ہیں۔ مذاہب کے درمیان ایک مشترکہ اساس قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر مذہب ایک اعلےٰ معیار حاصل کرے سری راما کرشنا پرماہما نے کیا خوب کہا ہے۔ کہ تمام مذاہب حقیقت میں ایک ہی ہیں۔

اس کے بعد مسٹر ایچ۔ نلیہ۔ مسٹر پی۔ این مینتھیو۔ اور مولوی عبد اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔

روزنامہ "سیلون آبزرور" نے بھی یہی روئداد درج کی ہے۔

شادی وشکرانہ فنڈ کی وصولی

مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۶ء میں منجملہ اور تجاویز کے جن سے صدر انجمن کی آمد کو بڑھانا مقصود تھا۔ ایک تجویز یہ تھی۔ کہ چونکہ خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح۔ شادی دلیمہ کے موقعہ پر۔ کوئی امتحان پاس کرنے پر۔ بچوں کی ولادت پر۔ یا کسی اچھی ملازمت کے ملنے پر۔ یا ترقی تنخواہ کے موقعہ پر ہر شخص خوشی سے کچھ نہ کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت سے شادی اور شکرانہ فنڈ میں روپیہ وصول کیا جایا کرے۔ تمام عہدہ داران جماعت احمدیہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اس قسم کی خوشی کے مواقع پر شادی وشکرانہ فنڈ میں حسب حیثیت وصول کرکے جمع شدہ رقم کو مرکز میں روانہ فرمایا کریں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) میں پانچ گھڑیاں

تین عدد ڈمی رسٹ واچ ایک عدد ڈمی پاکٹ واچ ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی دس سال

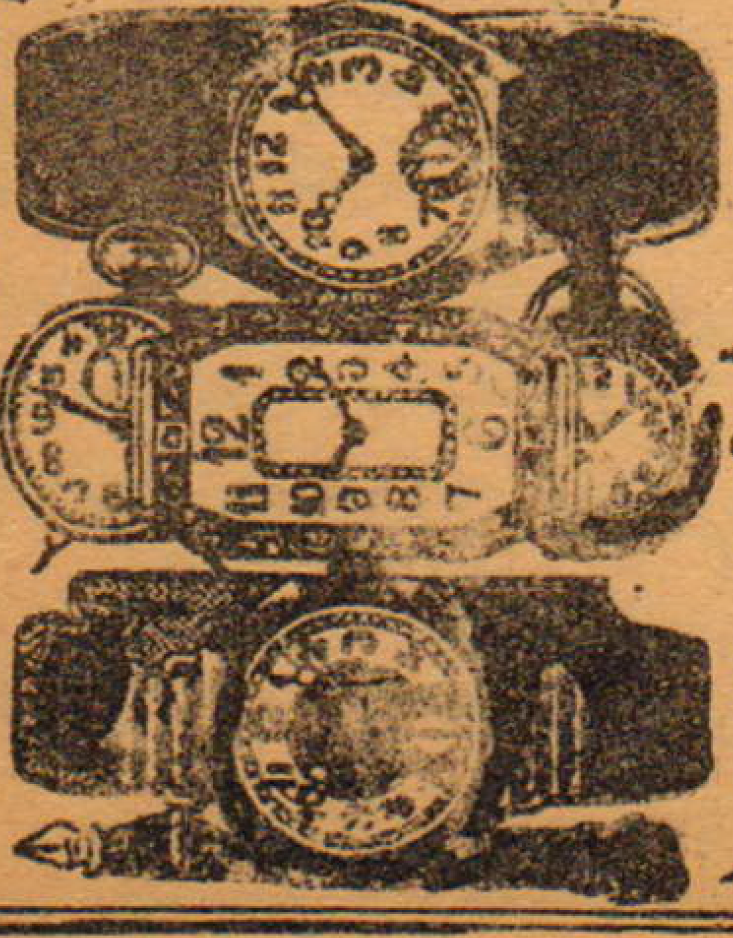

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں۔ صرف دس ہزار گھڑیاں اس رعایتی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آئیگا۔ گھڑیوں کے ساتھ ایک فاؤنٹین پین معہ ۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ نب، اصلی تھنڈی عینک، ایک خوبصورت موتیوں کا ہار مفت دیا جائے گا۔ محصولڈاک علاوہ۔ پیکنگ علاوہ ناپسند ہونے پر قیمت واپس

۳۱/۱

مینیجر جرمن ٹریڈنگ کمپنی نمبر ۱۲ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور

رمضان المبارک کی خوشی میں خاص رعایت

عرق مار اللحم عنبری سہ آتشہ

یہ خاص الخاص عرق اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر صالح خون کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت پانچ تولہ عرق ایک پاؤ دودھ میں دو تولہ خالص شہد ڈال کر استعمال فرمائیں۔ اور ایک تولہ حلوا مقوی کھائیں جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی۔ اور فرحت و انبساط کی لہریں محسوس ہوں گی۔ عرق مار اللحم فی بوتل للعہ صرف رمضان میں رعائتی قیمت ہے اور حلوا مقوی ہے میں آدھ سیر۔

عمدہ اور مجرب ادویہ کے ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

ضرورت ہے

ایک ایسے استاد کی ضرورت ہے جو میرے بچوں کو پرائمری تک تعلیم دے سکے۔ اور قرآن مجید معہ ترجمہ پڑھا سکے۔ تنخواہ مبلغ پندرہ روپیہ ماہوار علاوہ کھانا و رہائش کے دی جاوے گی۔

عنایت اللہ بی ایس سی زراعتی فارم جھنگ مگھیانہ

دنیا بھر میں پیتل کی بہترین

مشین سیویاں نکل پلیٹڈ (نو ایجاد)

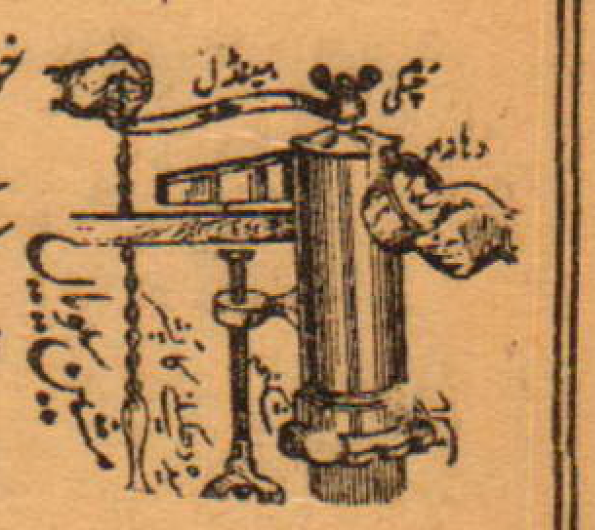

خوبصورتی۔ پائداری میں لاثانی بناوٹ نہایت سادہ چلنے میں بے حد ہلکی۔ منٹوں میں سیروں رومالی سیویاں تازہ بتازہ تیار کر کے تناول فرمایئے۔ خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

قیمت مشین نمبر ۱ "ملکہ" پیتل سلور پلیٹڈ سوراخ چھلنی دو سو پچاس ۲۵۰ عہ

قیمت مشین نمبر ۲ "شیر دل" پیتل و لوہا " " پانسو چھ روپے (۵۰۶)

" " نمبر ۳ "شیر دل خورد" " دو سو پچاس للعہ

یکمشت تین مشین منگانے پر فری ڈیلیوری۔ نصف درجن کے خریدار کو فری ڈیلیوری اور ایک مشین مفت بطور انعام۔ علاوہ ازیں زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلے مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز۔ احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

ایک ماہ میں انگریزی آجائے گی

جو لوگ انگریزی اخبارات نہیں پڑھ سکتے جو طلبا انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ ہماری

انگلش ٹیچر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کر لیا کریں۔ تو ایک ماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی نہ جانتا ہو تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر ہو جائیگا۔

قیمت ایک روپیہ

رسالہ محشر خیال جامع مسجد دہلی

ڈاکٹر اور حکیم

سرمۂ نور رجسٹرڈ کے گرویدہ اور مدّاح ہیں

سرمۂ نور جملہ امراض چشم کا بہترین علاج ہے

فی تولہ دو روپے — حیرت انگیز

طاقت کی گولی (رجسٹرڈ) جواں مرد بنا کر صاحب اولاد اور شباب کی بہار دکھاتی ہے۔
قیمت یکصد گولی اڑھائی روپے
" پچاس گولی ڈیڑھ روپیہ

اکسیر مردمی (رجسٹرڈ) کثرت احتلام۔ دھات۔ سرعت انزال۔ کمر درد کی بھوک۔ کمزوری۔ غرض جریان کا مرض جڑھ سے دور ہو کر دوبارہ طاقت پیدا نہ ہو تو ہم ذمہ دار۔ قیمت صرف دو روپے۔ ۱-۲/

تریاق معدہ (رجسٹرڈ) معدہ۔ جگر اور آنتوں کی تکلیف کیلئے بہترین ہے۔ قیمت فی شیشی اونس آٹھ آنے

اکسیر اٹھرا اسقاط حمل و اٹھرا کا مجرب علاج ہے۔ بے اولادی کا داغ شرطیہ مٹ جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ گیارہ تولہ نو روپے۔ علاوہ محصولڈاک

بچوں کا شربت بدہضمی۔ پیچش۔ قبض۔ سوکھا۔ دانت نکلنے کی تکلیف اور اکثر امراض اطفال میں اسکا استعمال بچوں کو موٹا تازہ اور خوبصورت کر کے وزن بھی بڑھاتا ہے۔ قیمت شیشی اونس سات آنے۔ دو اونس بارہ آنے ۱۲/

موتی منجن پائیوریا اور گوشت خورہ کے لئے تریاق ہے۔ دانتوں کو مضبوط اور چمکدار بناتا ہے۔ کیڑوں کا قاتل۔ اور امراض دندان کا تیر بہدف علاج ہے اس کے استعمال سے دانت موتی کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت صرف چھ آنے

خالص ست سلاجیت تمام حکماء کا متفقہ قول ہے کہ سلاجیت۔ روح۔ دل۔ دماغ۔ گردہ غرض اعضائے رئیسہ اور شکستہ ہڈیوں کے لئے یقیناً مفید ہے۔ قیمت فی تولہ صرف آٹھ آنے (۸/)

کشتہ فولاد مہینوں کی محنت اور کیمیاوی طریق سے تیار کیا جاتا ہے۔ کمی خون و اعضائے رئیسہ کے لئے بے حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ صرف پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ :- منیجر شفاخانہ رفیق حیات منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۰ نومبر۔ انگلستان کے سابق وزیراعظم اور لیبر پارٹی کے سابق لیڈر مسٹر ریمزے میکڈانلڈ جنوبی امریکہ کو جاتے ہوئے جہاز پر انتقال کر گئے انہیں عرصہ سے اختلاج قلب کا عارضہ تھا۔ اور ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق وہ بحالیٔ صحت کی غرض سے جہاز میں جنوبی امریکہ کو جا رہے تھے۔ ان کی نعش کو واپس انگلستان لانے کے لئے محفوظ کر لیا گیا ہے۔

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ گاندھی جی سیاسی قیدیوں سے جن کی تعداد ۱۰۶ کے قریب ہے۔ ملاقات کریں گے۔ ان قیدیوں کو ہجلی کیمپ میں رکھا گیا ہے۔ حکومت بنگال اس سلسلہ میں انہیں تمام سہولتیں مہیا کرے گی وزراء بنگال کا ایک اجلاس آج گورنمنٹ ہاؤس بارک پور میں منعقد ہوا۔ جس میں گورنر بنگال نے کابینہ سے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق مشورہ کیا معلوم ہوا ہے۔ اس ضمن میں حکومت بنگال کی طرف سے عنقریب ایک اعلان جاری کیا جائے گا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) لنڈن کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ بین الاقوامی صورت حالات میں جو اضطرابی کیفیت موجود ہے۔ اس کے پیش نظر ممکن ہے۔ کہ ملک معظم اپنی سلطنت کیں دورہ کا پروگرام ملتوی کر دیں۔ اس سلسلے میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ممکن ہے ان کی جگہ لارڈ بالڈون سابق وزیر انگلستان سلطنت کا دورہ کریں۔

کانپور ۱۰ نومبر۔ آج یو پی کے کانگرسی وزیراعظم پنڈت پنت یہاں وارد ہوئے۔ ہندوؤں نے ان کا استقبال کیا۔ مگر مسلمانوں نے ہڑتال رکھی۔ اور ایک جلسہ منعقد کر کے کانگرسی حکومت کے متعلق عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج ہگلی جوٹ مل کے ۹۵ پارچہ بافوں نے ہڑتال کر دی منتظمین نے کارخانہ بند کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ۴ ہزار آدمی بے کار ہو گئے ہیں۔

بنارس ۱۰ نومبر۔ یو پی پراونشل کانگرس کمیٹی نے یو پی کے ان سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے جو ابھی تک رہا نہیں ہوئے۔ ایجی ٹیشن شروع کر دی ہے۔ چنانچہ بعض کانگرسیوں نے متعدد اضلاع کا دورہ کر کے تقریریں کی ہیں اور وہ مزید پندرہ اضلاع کا دورہ کرنے والے ہیں۔

بمبئی ۱۰ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ بی بی اینڈ سی آئی ریلوے کے ایک سٹیشن پر دو مقامی ریل گاڑیوں میں تصادم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے ایک ریلوے گارڈ ہلاک ہو گیا۔ اور دو مسافروں کو زخم آئے۔ حکام تحقیقات کر رہے ہیں۔

لاہور ۱۰ نومبر۔ آج لارنس باغ میں لارڈ ٹینی سن کی ٹیم اور انڈین یونیورسٹیز ٹیم کے درمیان کرکٹ میچ شروع ہوا۔ سب سے پہلے اول الذکر ٹیم کو کھیلنے کا موقع ملا۔ شام کو اس ٹیم نے ۸ وکٹوں پر ۳۷۶ رنز کیں۔ ہارڈ سٹاف اور لینگرج ہر دو نے سو سو رنز کیں۔

شملہ ۱۰ نومبر۔ کل بلدیہ شملہ کا اجلاس سکرٹری کے تقرر کے لئے منعقد ہوا۔ صدر بلدیہ مسٹر مارٹن آئی سی ایس نے ایک امیدوار مسٹر حبیب اللہ کو پیش کیا۔ تینوں مسلم ارکان نے اس کی تائید میں ووٹ دئے۔ لیکن انہیں پانچ ہندو ارکان کے مقابلہ میں شکست کھانا پڑی۔ چنانچہ تینوں مسلم ارکان احتجاج کے طور پر واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

کلکتہ (بذریعہ ڈاک) نواح کلکتہ سے ایک ہائی سکول کے مسلمان ہیڈ ماسٹر کے متعلق عجیب انکشافات ہو رہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص مدت تک فرضی نام اور جعلی اسناد کے ساتھ اپنی حقیقت کو چھپاتا رہا۔ اس کی اصل تعلیم آٹھویں تک ہے۔ لیکن یہ بات ابھی پردۂ راز میں ہے کہ اس نے اپنے اصلی نام سے یونیورسٹی سرٹیفکیٹ کیسے حاصل کئے۔ اسے گرفتار کر کے بہار لے جایا گیا ہے۔ جہاں وہ چند جرائم کے سلسلہ میں مطلوب ہے۔

الہ آباد ۱۰ نومبر۔ مسٹر کے ایف نریمان کے بیان کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے ان کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا۔ ورکنگ کمیٹی نے صرف تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا۔ اس کی باتوں کو تسلیم کیا۔ اور اپنے خیال کا اظہار کیا تھا

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی میں سرمایہ داروں پر ایک نیا ٹیکس عائد کرنے کا قانون نافذ کیا گیا ہے اس ٹیکس کی غرض حبشہ میں اٹلی کی حکومت کو مستحکم بنانے کے لئے سرمایہ فراہم کرنا ہے مگر برطانی حلقوں میں اس ٹیکس کی غرض کے متعلق شبہ کیا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ اٹلی کی غرض سرمایہ فراہم کر کے فلسطین میں برطانیہ کے خلاف بغاوت مشتعل کرنا ہے۔

امرتسر ۱۰ نومبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱ آنہ سے ۳ روپے ۴ آنے تک نخود حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۸ روپے ۴ آنے تک۔ کپاس ۴ روپے ۱۲ آنے روئی ۱۱ روپے ۳ آنے سونا ۳۵ روپے ۷ آنے اور چاندی ۵۱ روپے ہے۔

الہ آباد ۱۰ نومبر۔ آج یہاں ایک محلہ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس کی وجہ سے سوار پولیس اور دوسرے سپاہیوں کو موقع پر پہنچ کر امن بحال کرنا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لڑائی میں فریقین کی طرف سے لاٹھیوں وغیرہ کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ چھ اشخاص گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

شنگھائی ۱۰ نومبر۔ چینی شہر نانٹاؤ پر جاپانیوں نے زبردست گولہ باری کی۔ جاپانیوں کے انتباہ پر شہری اڑھائی بجے شہر سے نکل گئے ۱۰۰ ہزار چینی سپاہی فوج کا مقابلہ کر رہے ہیں

بمبئی ۱۰ نومبر۔ سرمور میں سب سے بڑی چوٹی پر زبردست برفباری کے باعث ۱۴ آدمی ہلاک ہو گئے۔ وہ پہاڑ سے نیچے اتر رہے تھے۔ کہ برف میں دب گئے۔

لکھنؤ ۱۰ نومبر۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں مولوی آزاد سبحانی نے کہا۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ میں جو اختلاف پائے جاتے ہیں۔ ان کو دور کرنا میرا اولین فرض ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ ہندوستان کی ان دو بڑی جماعتوں کے تعلقات دیر تک کشیدہ نہیں رہیں گے

الہ آباد ۱۰ نومبر۔ سابق حکومت یو پی نے ایک خفیہ سرکلر کے ذریعہ طلبا کو سیاسیات میں حصہ لینے کی ممانعت کی تھی۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے وزیر تعلیم کی زیر ہدایت اس سرکلر کو واپس لے لیا گیا ہے۔ اور طلبا کو کانگرس یا دوسری سیاسی انجمنوں میں شامل ہونے کی اجازت ہے۔

ٹریونڈرم ۱۰ نومبر۔ آج شام مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے شاہی خاندان کے دیوتا کی پوجا کی رسم ادا کی۔ یعنی تین میل ننگے پاؤں پیدل چل کر گئے۔ صرف ایک دھوتی زیب تن تھی۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ اخبار "نیئر ایسٹ اینڈ برٹن" لکھتا ہے کہ ترکی میں زبردست فوجی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ فوجی تعلیم و تربیت لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ خواتین کو فوجی تربیت دی جا رہی ہے۔ ترکی کی فوجوں میں اس وقت چھ لاکھ خواتین ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ترک خواتین کو فوجی تربیت دینے کے لئے روسی عورتوں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ لارڈ لوتھین ہندوستان کے دورہ کے لئے اگلے ہفتہ لنڈن سے روانہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی